سوال

اگر ولی بے نماز ہو اور پھر آدمی بیوی کو طلاق دے تو کیا طلاق واقع ہو جائیگی

جواب

لحمد للہ.

ں :

ح صحیح ہونے کے لیے شرط ہے کہ نکاح ولی یا اس کا وکیل کرے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہی ہے :

موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

بر(2085)سنن ترمذی حدیث نمبر(1101)سنن ابن ماجہ حدیث نمبر(1881)علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ر ایک حدیث میں اس طرح وارد ہے :

ان اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

بر(7557)میں صحیح قرار دیا ہے.

ر ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

ورت نے بھی ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے"

بر(24417)سنن ابوداود حدیث نمبر(2083)سنن ترمذی حدیث نمبر(1102)علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر(2709)میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

س کا باپ اور پھر اس کا دادا، پھر عورت کا بیٹا (اگر اس کا بیٹا ہو) پھر عورت کا سگا بھائی، اور پھر باپ کی طرف سے بھائی، اور پھر ان کے بیٹے پھر چچا اور پھر چچا کی بیٹے پھر باپ کی جانب سے چچا پھر حکمران ولی ہو"

ن(355/9).

م :

، بنا پر بے نماز شخص نکاح میں ولی نہیں بن سکتا؛ کیونکہ کافر شخص کو بالاجماع مسلمان عورت پر نکاح میں ولایت حاصل نہیں.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

نخص کو مسلمان عورت پر کسی بھی حالت میں ولایت حاصل نہیں، اس پر علماء کا اجماع ہے جن میں امام مالک اور امام شافعی اور ابو عبید اور اصحاب الرائے شامل ہیں.

ر ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہم نے جس سے بھی علم حاصل کیا ہے ان سب کا اس پر اجماع ہے" انتہی

ن(377/9).

ر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب وہ نماز ادا نہیں کرتا تو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنی کسی بھی بیٹی کا نکاح کرے کیونکہ اگر وہ ولی بن کر عقد نکاح کریگا تو اس کا وہ نکاح فاسد ہوگا؛ اس لیے کہ مسلمان عورت کے ولی کے لیے بھی مسلمان ہونا شرط ہے" انتہی

فتاوی نور علی الدرب.

م :

ماز اپنی ولایت میں کسی عورت کا نکاح کرے تو وہ نکاح فاسد ہوگا؛ کیونکہ اس ولی کا موجود ہونا اس کے نہ ہونے کے مترادف ہے، اور جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں ہوتا، لیکن احناف اسے صحیح قرار دیتے ہیں.

نے کا اعتقاد رکھتے ہوئے ایسا نکاح کیا تو وہ زانی ہوگا، لیکن اگر اس نے صحیح ہونے کا اعتقاد رکھتے ہوئے ایسا نکاح کیا اور اکثر لوگوں کا حال یہی ہے جب وہ ایسے نکاح کرتے ہیں جن میں اختلاف پایا جاتا ہے مثلا ولی کے بغیر نکاح، اور ولی کے فاسق ہونے کے ساتھ یا پھر گواہوں کے فاسق ہونے کی صورت میں کیاً

اق ہو جانے کے بعد عقد نکاح کی اصل میں بحث کرتا پھرے کہ آیا نکاح صحیح تھا یا نہیں یا فاسد تھا، تاکہ وہ طلاق سے چھٹکارا حاصل کر سکے، یہ تو دین کے ساتھ کھلواڑ ہے، کیونکہ وہ بیوی سے استمتاع اور مباشرت یہ سمجھ کر کرتا رہا ہے کہ وہ اس کی بیوی ہے، اور پھر اس نے اسے طلاق بھی تاکہ اس سے اس زوج

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے ایک عورت سے شادی کی جس کا ولی فاسق تھا اور حرام کھاتا اور شراب نوشی کرتا تھا، اور اسی طرح گواہ بھی فاسق تھے اور اس نے اسے تین طلاقیں بھی دے دیں تو کیا اسے اس سے رجوع کرنے کی رخصت ہے یا نہیں ؟

یخ الاسلام کا جواب تھا :

یں دے تو وہ واقع ہو جائینگی، اور جو شخص طلاق کے بعد نکاح کے طریقہ میں غور کرنا شروع کرے اور اس سے قبل اس نے نکاح کے طریقہ کو نہ دیکھا، تو وہ شخص اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والا ہے، کیونکہ وہ طلاق سے قبل اور بعد میں اللہ کی حرام کردہ کو حلال کرنا چاہتا ہے، اور فاسد اور مختلف فیہ نکاح میں دیٔ

ر جمہور آئمہ کے ہاں فاسق کی ولایت میں نکاح صحیح ہے, اللہ اعلم " انتہی

ی (101/32).

ران سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے عورت کے ولی کے ہوتے ہوئے کسی اجنبی ولی کے ماتحت اس اعتقاد کے ساتھ نکاح کیا کہ اجنبی اس پر حاکم ہے اور اس عورت سے دخول بھی کر لیا اور اولاد بھی ہوگئی اور پھر اس نے اسے تین طلاقیں دے دیں، پھر اس کا کسی اور شخص سے نکاح کرنے

اور کیا حد ساقط ہوگی اور مہر واجب ہوگا اور نسب ثابت ہوگا اور وہ زانی شمار ہوگا یا نہیں ؟

یخ الاسلام کا جواب تھا :

کاح کے صحیح ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو تو اس نکاح میں حد واجب نہیں ہوگی، بلکہ اس کی طرف نسب ثابت کیا جائیگا، اور مہر بھی واجب ہوگا، اور فاسد نکاح کے ساتھ عفت و عصمت میں فرق نہیں آئیگا، اور مختلف فیہ نکاح میں دی گئی طلاق واقع ہوگی جب اس کے صحیح ہونے کا اعتقاد رکھا گیا ہو" انتہی

ی (84/3).

ر ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں :

کے اکثر احکام مرتب ہونگے، یعنی طلاق واقع ہوگی اور وفات کے بعد عدت لازم ہوگی، اور زندگی میں اس سے علیحدگی کی عدت شمار کی جائیگی، اور عقد نکاح اور خلوت کے بعد مہر واجب ہوگا، اس لیے صحیح نکاح کی طرح اس میں بھی جو مہر مقرر ہے واجب ہوگا" انتہی

مد (68) اور المدونۃ (2/98-120) اور تحفۃ المحتاج (7/232).

سے یہ معلوم ہوا کہ آپ کی اپنی بیوی کی دی گئی طلاق صحیح اور واقع ہو چکی ہے، اور آپ کے لیے اس کو ساقط کرنے کے لیے حیلہ سازی کرنا جائز نہیں کہ اس کا ولی تارک نماز تھا.

واللہ اعلم.